السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بکر نے زید کی دکان سے مبلغ دولاکھ روپیہ کی مختلف اجناس خریدیں اور ادائیگی نہ کی، زید پانچ برس تک اپنی رقم کا مطالبہ کرتا رہا۔ بالآخر تنگ آکر زید نے بکر کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ بکر دولاکھ روپے ادا کرنے تک 14 فیصد تک بنک منافع کے مطابق مزید ادا کرے، یعنی اصل رقم کے علاوہ مذکورہ شرح کے مطابق ''منافع'' بھی ادا کرے گا، اب کیا مدعی اپنی اصل رقم کے ساتھ عدالت کی جاری کردہ ڈگری کے مطابق مدعا علیہ سے زیادہ رقم وصول کرسکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ صاحب حیثیت کا دوسروں کے واجبات کی ادائیگی میں دانستہ ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار کا واجبات کی ادائیگی میں دانستہ دیر کرنا صریح زیادتی ہے۔'' [بخاری، کتاب الحوالات: ۲۲۸۷]

حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایسے انسان کو بے عزت کر کے سزا کے طور پر قید بھی کیا جاسکتا ہے۔ [صحیح بخاری، کتاب الاستقراض تعلیقاً باب: ۱۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: ''صاحب حق اپنا حق وصول کرنے کے لیے سختی سے کام لے سکتا ہے۔'' [صحیح بخاری، ۲۴۰۱]

صورت مسؤلہ میں ایک شخص عرصۂ دراز سے رقم کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے، صاحب حق نے اپنا حق وصول کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کیا اس پر جو اخراجات اٹھے ہیں اس کا باعث بھی وہی ہے۔ جس کے ذمہ واجبات کی ادائیگی ہے، اس لئے عدالت کے فیصلہ کے مطابق زید اپنی اصل رقم سے زائد وصول کرسکتا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں حق کی وصولی کے لئے جو رقم خرچ ہوئی ہے وہی وصول کرنے کا مجاز ہے۔ اس سے زائد رقم وصول کرنے کا حق دار نہیں ہے۔ دراصل یہ ایک تاوان ہے جو دیر کرنے کی وجہ سے اس پر ڈالا گیا ہے اور صاحب حق کی ایک دادرسی کی صورت ہے جس کی خاطر وہ ذہنی طور پر پریشان رہا، نیز یہ رقم ''سود'' کے زمرہ میں نہیں آتی اگرچہ ظاہری طور پر ایسا نظر آتا ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:265